# کلاس 2 - صحافت کی تاریخ، برصغیر میں صحافت

## تاریخ صحافت

### 1- صحافت کا آغاز:

ڈاکٹر عبدالسلام خورشید اپنی کتاب "صحافت پاک و ہند" میں صحافت کی ابتدائی تعریف لکھتے ہوئے بتاتے ہیں کہ ہزارہا سال پہلے کی بات ہے جب مصری اپنے ترقی کے دور میں عروج پر تھے اور دنیا بھر میں ان کے چرچے تھے۔ اس وقت کے ایک فراعنہ 'نفرکےرے' نے مصریوں کے حالات حاضرہ کو عوام تک پہنچانے کی ضرورت محسوس کی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ خبروں کو اکٹھا کیا جائے اور ان کی نقل ایک پتھر پر لکھی جائے اور ان کو دربار کے سامنے معبد کے دروازے پر رکھ دیا جائے۔

اس کا فائدہ یہ ہوتا کہ دربار میں عوام اور دور دراز علاقوں کے لوگ آتے تھے اور وہ ان پتھروں سے تحریر پڑھتے اور اپنے علاقوں میں جا کر مجمع جمع کرتے اور لوگوں کو حالات سے آگاہ کرتے تھے۔ اس کے بعد یہی طریقہ رومی حکمرانوں نے حاصل کیا اور قدیم عراقی اور قدیم ہند میں بھی یہ واقعات سننے کو ملتے ہیں۔

تصویر کنگ نفرکے رے

پتھروں پر لکھی گئی تحریر

### 2- قلمی خبرنامہ:

سیاہی کی ایجاد 2500 قبل مسیح میں مصر اور چین میں ہوئی

قلمی خبروں کا آغاز مشرق سے ہوا لیکن یورپ میں یہ 751 قبل مسیح میں پہنچا۔ اس وقت رومن راج تھا اور اس میں روزانہ ایک قلمی خبر نامہ جاری کیا جاتا تھا جس میں سرکاری خبریں اور جنگی اطلاعات ہوتی تھیں۔ اس قلمی خبر نامے کو 'اک ٹا ڈیوری نا' (Acta Diurna) کہتے تھے۔ یہ لاطینی لفظ ہے جس میں Acta کا مطلب

کاروائی ہے اور Diurna کا مطلب روزانہ ہے۔ اس کا مطلب روزانہ کی کاروائی ہے۔
اس کے بعد 1566 میں وینس کے شہر میں ایک شخص عام شاہراہوں پر کھڑا ہوتا تھا اور وہ خبریں اونچی آواز میں پڑھتا اور اس کے ہاتھ میں قلمی نسخہ ہوتا تھا جس سے پڑھتا تھا۔ آج کی الیکٹرانک میڈیا کی شکل بھی اس سے ملتی جلتی ہے۔
جب یہ خبر پڑھنے والا خبر پڑھتا تو خبریں سننے والوں سے ایک گزیٹا Gazeeta وصول کیا جاتا تھا۔ یہ اس وقت کا رائج الوقت سکہ تھا۔

### 3- مطبوعہ اخبار

مطبوعہ مطلب چھپا ہوا- جرمنی میں 1440 میں پہلا چھاپا خانہ قائم ہوا۔

پہلا مطبوعہ خبرنامہ 1609ء میں جرمنی میں جاری کیا گیا۔ اس کا نام (Avis Relation Oderzeitung) تھا۔ یہ ایک ہفت روزہ خبرنامہ تھا۔
اکثر محققین کے نزدیک یہ دنیا کا پہلا باقاعدہ اخبار تھا۔ 1611ء میں 'نیوز فرام اسپین' کے نام سے شائع ہوا، جبکہ 1620ء میں فرانس کے نام سے Gazetta De France جاری ہوا۔ اس کے بعد انگلینڈ میں 1631ء میں "ویکلی نیوز" کے نام سے پہلا اخبار نکالا گیا۔
اسی طرح امریکہ میں پہلا اخبار پبلک آکرنس (Public Occurrence) کے نام سے 1690ء میں شائع ہوا، لیکن اس کا صرف ایک ہی شمارہ شائع ہو سکا۔

### 4- خبرنامہ اسلام میں

تاریخ اسلام کے ابتدائی دور میں خبریں حاصل کرنے کا کوئی منظم نظام موجود نہیں تھا۔
حضرت عمر فاروق کے دور میں اس کی طرف توجہ کی گئی۔ اس کے علاوہ حضرت امیر معاویہ کے دور میں 'البرید' یعنی ڈاک کا نطام قائم کیا گیا۔ البرید عربی اور فارسی سے لیا گیا ہے۔ اس کا مطلب بوجھ اٹھانے والا تیز رفتار گھوڑا ہے۔
اس میں دمشق سے صوبائی صدر مقامات تک جانے والے راستوں پر ہر میل پر چوکی ہوتی تھی اوروہاں برید کے گھوڑے ہوتے تھے۔ ہر چوکی پر جیسے ڈاک

پہنچتی تو ڈاک اگلی چوکی پر پہنچا دی جاتی اور یہ سلسلہ چلتے چلتے ڈاک منزل مقصود تک پہنچ جاتی تھی۔

برید کے 2 مقاصد تھے۔ (1) سرکاری خط وکتابت کی ترسیل (2) خبروں کی فراہمی

پوسٹ ماسٹر 'صاحب البرید' کہلاتا تھا۔ اس کے فرائض میں یہ بھی شامل تھا کہ وہ اپنے علاقے کے تمام واقعات سے خلیفہ کو باخبر رکھے۔

## 5- خبر رسانی قدیم ہندوستان میں

قدیم ہندوستان میں سب سے پہلے منو مہاراج نے ایک دستور حکومت قائم کیا۔ اس میں گاوں کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ اس لیے ہندوستان میں جو سب سے پہلے خبر رسانی کی ابتدائی شکلیں ہیں وہ بھی گاؤں سے ملتی ہیں۔
اس زمانے میں کسی جگہ اگر کوئی بڑی بات ہوتی تو دوسری جگہ رہنے والوں کو بہت دنوں بعد مسافروں یا فقیروں وغیرہ سے معلوم پڑتا تھا۔ بعض حالتوں میں ہرقارے یا قاصد بھیجنے کی اطلاعات بھی ملتی ہیں۔ پتھر کا استعمال ہوتا رہا ہے لیکن آگے تاریخ نے تانبے کی چادروں پر بھی نقش کھوجے ہیں۔

## 6- خبر رسانی عہد وسطی کے ہندوستان میں

برصغیر پاک و ہند میں برید یعنی ڈاک کا نظام غزنوی خاندان کے حکمرانوں نے شروع کیا۔ غیاث الدین بلبن کے دور حکومت میں برید کے نظام میں توسیع کی گئی۔ دور دراز کے ہر علاقے میں برید کا نظام موجود تھا۔
محمد بن تغلق کے دور میں خبررسانی میں کمال ترقی ہوئی۔ برصغیر میں پہلی مرتبہ خبروں کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچانے کے لیے تیز رفتاری کے عنصر کو خصوصی اہمیت دی گئی۔ تب برید دو قسم کی ہوتی تھی۔ (1) گھوڑوں کے ذریعے (2) پیادوں کے ذریعے
شیر شاہ سوری کے دور میں خبر رسانی اور ڈاک کا مکمل نظام قائم تھا۔ شیر شاہ نے جو سڑکوں کے کنارے سرائیں بنوائیں ان سے ہر سرائے (مہمانوں یا وفود کے رکنے کی جگہ۔ ہاسٹل) میں ڈاک کی چوکی موجود ہوتی تھی۔ ہر سرائے میں ڈاک کی چوکی میں دو گھوڑے ہر وقت تیار رہتے تھے۔

مغلیہ دور میں خبررسانی نے اکبر کے دور میں عروج پایا تھا۔ مغلیہ دور میں خبروں کے ذرائع (1) وقائع نگار (2) سوانح نگار (3) خفیہ نویس (4) ہرکارے تھے۔
اس کے علاوہ قلعہ معلی کے وقائع نگار بھی ہوتے تھے۔ یہ دربار کی مکمل روداد کا روزنامچہ مرتب کرتے تھے ۔ اس کے بعد بادشاہ کی اجازت سے دربار میں با آواز بلند پڑھتے تھے۔ تاریخ کی کچھ کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ اکبر بادشاہ کے عہد میں شاہی روزنامچے کا نام 'اخبار دربار معلی' تھا۔
مغلوں کا نظام ڈاک اور خبر رسانی اورنگزیب کی وفات کے بعد ذوال پذیر ہو گئی۔

## صحافت برصغیر میں

31 دسمبر 1600 کو ایسٹ انڈیا کمپنی کی بنیاد رکھی گئی۔
مورخین اختلاف رکھتے ہیں کہ برصغیر کا پہلا اخبار انڈین گزٹ ہے یا ہکی گزٹ ہے۔

### 1- ہکی گزٹ

ایسٹ انڈیا کمپنی کے شخص James Augustus Hicky نے ہکی گزٹ پہلا شمارہ 29 جنوری 1778 کو شائع کیا تھا۔ ہکی پڑھا لکھا نہیں تھا لیکن اس کا مزاج بگڑا رہتا تھا۔ اس نے اپنا پہلا اخبار جاری کیا تھا۔
یہ 4 صفحوں پر مشتمل ایک چھوٹا سا اخبار تھا۔ اس میں مختلف علاقوں سے آئی چٹھیاں ہوتی تھیں کبھی کبھی یورپ سے آئی خبروں کا خلاصہ بھی شامل ہوتا تھا۔
اخبار کی زبان انگریزی تھی۔ اس اخبار کا کاغذ معمولی ہوتا تھا اور چھپائی بھی اچھی نہیں ہوتی تھی۔
اس کے علاوہ مخلتف اوقات میں انڈیا گزٹ، کلکتہ گزٹ، کوریئر، ہرکارو، مدراس گزٹ، بنگال جرنل اور انڈین ورلڈ، ایشیا ٹک مرر، کلکتہ جرنل اور ان دی ایسٹ وغیرہ مختلف اوقات میں نکلنے والے اخبار تھے۔

### 2- دیسی اخبار

کچھ ایسے اخبارات بھی نکالے گئے تھے جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے مخالف تھے۔ یہ زیادہ تر اخبارات کلکتہ ، بمبئی اور مدراس سے نکلتے تھے۔ ان میں سوائے کمپنی مخالفت کے کوئی مواد شامل نہ ہوتا تھا۔ ان اخبارات کا رنگ ڈھنگ بھی انگریزی اخباروں جیسا یوتا تھا اور ان کے ایڈیٹر بھی انگریز ہوتے تھے۔ دیسی اخبار 1822 سے پہلے ہی منظر عام پر آ چکے تھے لیکن اس کا باقاعدہ آغاز 'ڈگ درشن' سے ہوا تھا۔ اس کا پہلا شمارہ 1818 میں شائع ہوا۔

اس کے علاوہ سماچا درپن،فینڈ آف انڈیا، سماچار چندری کا، جام جہاں نما (فارسی) اخبار بھی جاری ہوئے اور کئی علاقائی زبانوں میں جاری ہوئے۔
1830 میں فارسی  کی جگہ اردو سرکاری زبان قرار دی گئی۔ ایسٹ انڈیا کے اس اقدام سے اردو صحافت کو خوب ترقی ملی۔

## 3- 1857 کی جنگ آزادی کے بعد

1857 میں جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کو شکست ہوئی تھی۔
اس کے بعد سر سید احمد خاں نے مسلمانوں کی خوب نمائندگی کی۔ انہوں نے علی گڑھ یونیورسٹی کے 3 سال بعد انہوں نے 1866 کو اخبار ' سائنٹفک سوسائٹی' جاری کیا جو ان کی وفات کے بعد تک نکلتا رہا۔
اس کے علاوہ نوائے وقت اور ڈان اخبار نے پاکستان کے قیام کے لیے اپنا اعلی کردار ادا کیا۔